Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

نیٹھیالا پوتھوراجو ودیگران

بنام

سٹیٹ آف آندھرا پردیش

تاریخ فیصلہ: 11 ستمبر، 1991

[کلدیپ سنگھ اور ایم۔ ایم۔ پنچھی، جسٹس صاحبان۔]

تعزیراتِ ہند 1860: دفعات 34، 148، 149 اور 302۔ غیر قانونی اجتماع۔ سات ملزم۔ چار کا بری ہونا۔ باقی تین غیر قانونی اجتماع نہیں بنا سکتے۔ دفعہ 149 ناقابل اطلاق قرار دی گئی۔ مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے میں جرم کا انکشاف کرنے والا ثبوت۔ دفعہ 149 کے لاگو نہ ہونے کی وجہ سے دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت اثباتِ جُرم کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔

اپیل گزاروں (A1 سے A3) پر تعزیراتِ ہند کی دفعہ 147، 148، 323 اور 309 کے ساتھ ساتھ دفعہ 149 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ ٹرائل کورٹ نے A7 کو تمام الزامات سے بری کر دیا لیکن A1 سے A6 کو دفعہ 148 اور 304 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ کے تحت مجرم قرار دیا اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے A4 سے A6 کو بری کر دیا لیکن اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کی۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ چار ملزموں کے بری ہونے کے پیش نظر، دفعہ 148 کے تحت اور دفعہ 149 کو لاگو کرنے پر اپیل گزار کی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اپیل گزاروں کی تعداد تین ہونے کی وجہ سے وہ تعزیرات ہند کی دفعہ 141 کے تحت غیر قانونی اجتماع تشکیل نہیں دے سکتے تھے۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. عدالت عالیہ نے دفعہ 148 کے تحت اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس بنیاد پر تعزیراتِ ہند 149 کا اطلاق کرتے ہوئے غلطی کی کہ انہوں

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے کچھ نامعلوم افراد کے ساتھ غیر قانونی اجتماع کیا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ سات نامزد ملزموں نے غیر قانونی اجتماع کی تشکیل کی اور یہ نہیں کہ سات ملزموں کے علاوہ کچھ اور نامعلوم افراد تھے جو جرم میں ملوث تھے۔ چار ملزموں کو بری کیے جانے کے بعد باقی تین اپیل گزاروں کے تعزیراتِ ہند کی دفعہ 141 کے معنی میں غیر قانونی اجتماع بنانے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ اس کے مطابق، اپیل گزاروں کو دفعہ 148 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور تعزیراتِ ہند دفعات 149 کے تحت ان کی اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

2. تعزیراتِ ہند دفعات 149 اور 34 دونوں ان افراد کے امتزاج سے متعلق ہیں جو جرائم کے ارتکاب میں حصہ دار کے طور پر سزا پانے کے جوابدہ بن جاتے ہیں۔ لہذا، دفعہ 149 تعزیراتِ ہند کی عدم اطلاق، دفعہ 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت ملزم کو سزا دینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اگر ثبوت ان سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے میں جرم کا انکشاف کرتا ہے۔

2.1 حملے کے انداز اور زخموں کی تعداد اور نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ مؤقف اختیار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ اپیل گزاروں نے اپنے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کام کیا، متوفی پر قاتلانہ حملہ کیا اور اس کی فوری موت کا سبب بنا۔ لہذا، انہیں تعزیراتِ ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 242 کے تحت مجرم قرار دیا جاتا ہے اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی جاتی ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 538، سال 1983۔

فوجداری اے نمبر 469، سال 1981 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 6.4.1982 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جی نرسمھولو۔

جواب دہندہ کے لیے چڑی، مس سروچی اگروال اور مس منجولا گپتا۔

عدالت کا فیصلہ کلدیپ سنگھ، جسٹس نے سنایا۔

نیتھلا پوتھوراجو، نیتھلا دھنجیا، نیتھلا ریموڈو اور چار دیگران (جسے اس کے بعد 'A1 سے A7' کہا گیا ہے) پر تعزیراتِ ہند کی دفعہ 147، 148، 323، 379 اور 304 کے تحت ان

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الزامات کے تحت مقدمہ چلایا گیا کہ انہوں نے یکم نومبر 1980 کو A1 کے تمبا کو باغ کے قریب گاؤں رامرا گوڈیم کے مڈالکشمنڈا اس کی موت کا سبب بنے۔ٹرائل کورٹ نے A7 کو A1 سے A6 تک کے تمام الزامات سے بری کر دیا، تاہم، دفعہ 148 اور تعزیراتِ ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھے جانے والے جرائم کے لیے مجرم پایا گیا۔انہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔اپیل پر، عدالت عالیہ نے A1 سے A3 کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کی۔A4 سے A6 کی اثباتِ جُرم اور سزا کو عدالت عالیہ نے کالعدم قرار دے دیا تھا اور انہیں درج ذیل استدلال پر بری کر دیا گیا تھا:

"....................ہم محسوس کرتے ہیں کہ گواہ استغاثہ 1 اور 2 کے شواہد کو اس حد تک قبول کرنا محفوظ ہوگا جس حد تک گواہ استغاثہ 3 کے شواہد سے اس کی تصدیق ہوتی ہے جہاں تک متوفی پر حملے میں ملزم کی موجودگی اور شرکت کا تعلق ہے۔گواہ استغاثہ 3 کے ثبوت کو قبول کرتے ہوئے ہم یہ مانتے ہیں کہ A1 سے A3 اور کچھ دیگر نامعلوم افراد پر مشتمل غیر قانونی اجتماع میں A1 سے A3 کی شناخت تسلی بخش طور پر قائم ہے۔جس طریقے سے متوفی پر حملہ کیا گیا وہ صرف ایک نتیجے کا باعث بن سکتا ہے یعنی کہ غیر قانونی اجتماع کا مشترکہ مقصد متوفی کو مارنا تھا۔ہم اس کے مطابق تعزیراتِ ہند کی دفعات 148 اور اس کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 302 کے تحت A1 سے A3 کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کرتے ہیں۔ہم نے تعزیراتِ ہند کی دفعات 148 اور اس کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 302 کے تحت A4 سے A6 کی اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور انہیں بری کرتے ہیں۔"

اس عدالت نے تعزیراتِ ہند کی دفعہ 149 کے اطلاق کے محدود سوال پر اپیل کی اجازت دے دی۔

اپیل گزاروں کے وکیل نے دلیل دی ہے کہ دفعات 148 کے تحت اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم کے تحت عدالتوں کے ذریعے چار ملزموں کو بری کرنے کے بعد اور تعزیراتِ ہند کی دفعہ 149 کو لاگو کرنے پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اپیل کنندگان، تعداد میں تین ہونے کی وجہ سے، تعزیراتِ ہند کی دفعہ 141 کی تعریف کے تحت غیر قانونی اجتماع تشکیل نہیں دے سکتے تھے۔

ہمارے خیال میں، اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کے دلیل میں طاقت موجود ہے۔اپیل گزاروں کی تعداد صرف تین ہونے کی وجہ سے، تعزیراتِ ہند کی دفعہ 141 کے معنی میں ان کی غیر

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قانونی اجتماع بنانے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ یہ استغاثہ کا معاملہ نہیں ہے کہ سات ملزموں کے علاوہ کچھ دیگر نامعلوم افراد تھے جو جرم میں ملوث تھے۔ عدالت عالیہ واضح طور پر دفعات 148 کے تحت اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کرنے اور اس بنیاد پر تعزیراتِ ہند 149 کا اطلاق کرنے میں غلطی پر پڑ گئی کہ انہوں نے کچھ نامعلوم افراد کے ساتھ غیر قانونی اجتماع کیا۔ استغاثہ کا مقدمہ شروع سے ہی یہ تھا کہ A1 سے A7، نامزد افراد نے غیر قانونی اجتماع تشکیل دی۔ A4 سے A7 کو بری کر دیا گیا ہے، باقی تین اپیل کنندگان کو دفعات 148 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور اس لیے ہم تعزیراتِ ہند کے تحت اپیل کنندگان کی اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔

سوال اب بھی باقی ہے کہ آیا اپیل گزاروں کو دفعات 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 302 کے تحت مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ دونوں دفعات 149 اور 34 تعزیراتِ ہند ان افراد کے امتزاج سے متعلق ہیں جو جرائم کے ارتکاب میں حصہ دار کے طور پر سزا پانے کے جوابدہ بن جاتے ہیں۔ لہٰذا، دفعہ 149 تعزیراتِ ہند کی عدم اطلاق، دفعہ 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت اپیل گزاروں کو سزا دینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اگر ثبوت ان سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے میں کسی جرم کا انکشاف کرتا ہے۔

گواہ استغاثہ-1، متوفی کی بیوی، گواہ استغاثہ-2، متوفی کی بیٹی اور گواہ استغاثہ-3، ایک ملحقہ زمین کا مالک، اس واقعے کے تین چشم دید گواہ ہیں۔ یہ ثبوت ہے کہ مستغیث اور ملزم کا تعلق مخالف دھڑوں سے تھا اور فریقین کے درمیان طویل عرصے سے دشمنی تھی۔ پچھلے 30 سالوں کے دوران دونوں دھڑوں کے درمیان قتل اور فسادات ہوئے تھے۔ متوفی مڈا لکشمن داس ملزم کے گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد میں سے ایک کے قتلِ عمد کے جرم میں عمر قید کی سزا کاٹ رہا تھا۔ وہ پیرول پر آیا تھا۔ واقعے کے دن صبح تقریباً 7 بجے جب وہ A1 کے میدان کے قریب سے گزر رہا تھا تو ملزم فریق نے اس پر حملہ کر دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق A1 اور A3 نیزوں سے لیس تھے، A2، A4، A5 اور A6 چاقو سے لیس تھے اور A7 چھڑی سے لیس تھا۔ ان سب نے متوفی کو راستے میں کھڑا کر دیا اور اسے A1 کے تمباکو کے باغ میں گھسیٹ لیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام ملزموں نے اپنے اپنے ہتھیاروں سے متوفی کو اندھا دھند زخمی کیا۔ جب متوفی نیچے گر گیا تو ملزم اسے نیزہ، چاقو اور چھڑی مارتا رہا۔ متوفی پانی کے لیے رو رہا تھا اور جب اس کی بیٹی پانی لے کر آئی تو A2 نے اسے پکڑ لیا اور ایک طرف دھکیل دیا۔ اسے مٹھیوں سے بھی مارا پیٹا گیا۔ اس کے بعد A1 نے نیزہ چھوڑ کر ایک چھڑی لی اور متوفی کو اس کی ایڑیوں اور سینے پر مارا پیٹا اور A3 نے چاقو سے متوفی کے بائیں ہاتھ کی انگلیاں کاٹ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیں۔A2نے متوفی کے سر پر مزید وار کیے۔ متوفی موقع پر ہی دم توڑ گیا۔اس کے بعد A1،A2اور A3 کے پوچھنے پر لاش کو A1 کے میدان سے گھسیٹ کر سڑک پر رکھ دیا۔ جاں بحق شخص کے جسم پر 18 زخم تھے۔ان میں سے سات گہرے گھسنے والے زخم تھے، 8 چِھلی ہوئے تھے اور باقی کھرچنے والے تھے۔ زخموں کی وجہ سے دائیں پیریٹل ہڈی میں فریکچر ہوا جس کے نتیجے میں کھوپڑی کھل گئی۔ چوتھی پسلی ٹوٹ گئی تھی اور پھیپھڑوں میں چوٹ لگی تھی۔ پورے جسم پر زخم تھے۔

عینی شاہدین کی طرف سے ظاہر کیے گئے حملے کے انداز اور زخموں کی تعداد اور نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہمیں یہ مؤقف اختیار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ اپیل گزاروں نے متوفی پر قاتلانہ حملہ کیا اور اس کی فوری موت کا سبب بنے۔ ہم مطمئن ہیں کہ اپیل گزاروں نے متوفی کے قتل کے اپنے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کام کیا۔ لہذا ہم اپیل گزاروں کو دفعہ 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیتے ہیں۔

اس کے مطابق، ہم اپیل کنندگان کی اثباتِ جُرم کو دفعہ 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت اثباتِ جُرم میں تبدیل کرتے ہیں اور انہیں عمر قید کی اثباتِ جُرم دیتے ہیں۔ اپیل کنندہ A1 اور A3 اس عدالت کے حکم کے تحت ضمانت پر ہیں۔ ہم ضمانت کا حکم منسوخ کرتے ہیں۔ یہ اپیل کنندگان اپنی ضمانتوں کے مطابق خود کو سزاِ قید بھگتنے کے لیے حکام کے حوالے کریں گے۔

اپیل نمٹادی گئی۔